سوال

(533) فمن تعجل فی یومین کا صحیح مفہوم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جو شخص بارہویں دن یہ سمجھتے ہوئے رمی ترک کردے کہ (قرآن میں) جلدی سے یہی مراد ہے اور پھر مکہ کو چھوڑدے اور طواف وداع نہ کرے، تو اس کے حج کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس کا حج صحیح ہے کیونکہ اس نے ارکان حج میں سے کسی رکن کو ترک نہیں کیا، البتہ اگر اس نے بارہویں رات منیٰ میں نہیں گزاری، تو اس طرح تین واجبات ترک کردیے، جو حسب ذیل ہیں: (۱) بارہویں رات منیٰ میں بسر کرنا (۲) باہویں دن رمی جمار کرنا (۳) طواف وداع۔ اس پر واجب ہے کہ ان میں سے ہر واجب کی طرف سے مکہ میں جانور ذبح کرے اور اسے فقرا میں تقسیم کردے کیونکہ حج کے بارے میں اہل علم کے نزدیک یہ واجب ہے کہ جب وہ حج کے کسی واجب کو ترک کردے، تو اس کے فدیے کے طور پر مکہ میں ایک جانور ذبح کر کے اسے فقرا میں تقسیم کرے۔ اس سائل نے جس غلطی کا ارتکاب کیا ہے اس کے حوالے سے میں اپنے حاجی بھائیوں کی اس طرف توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ بہت سے حاجی یہ سمجھتے ہیں کہ:

فَمَن تَعَجَّلَ فى يَومَينِ فَلا إِثمَ عَلَيهِ   ٢٠٣ ... سورة البقرة

''پھر جس نے دو دنوں میں (منیٰ سے مکہ کی طرف واپسی کے لیے) جلدی کی تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔''

کا مفہوم یہ ہے کہ وہ گیارہویں دن ہی منیٰ سے نکل جائے، یعنی وہ دو دن سے عید کا دن اور گیارہویں تاریخ کا دن مراد لیتے ہیں حالانکہ یہ غلط ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَاذكُرُوا اللَّهَ فى أَيّامٍ مَعدودٰتٍ فَمَن تَعَجَّلَ فى يَومَينِ فَلا إِثمَ عَلَيهِ   ٢٠٣ ... سورة البقرة

''اور (قیام منیٰ کے) دنوں میں (جو) گنتی کے (دن ہیں) اللہ کو یاد کرو، پھر جس نے دو دنوں میں (منیٰ سے مکہ کی طرف واپسی کے لیے) جلدی کی تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔''

أیام معدودات ''گنتی کے دنوں'' سے مراد ایام تشریق ہیں، جن میں پہلا دن گیارہویں تاریخ سے ہے، لہٰذا اس صورت میں اس آیت:

﴿فَمَن تَعَجَّلَ فِى يَوْمَيْنِ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ﴾ ۲۰۳ ... سورة البقرة

''پھر جس نے دو دنوں میں (منی سے مکہ کی طرف واپسی کے لیے) جلدی کی تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔''

کے معنی یہ ہیں کہ وہ ایام تشریق کے دنوں میں جلدی کر لے اور دوسرا دن بارہویں تاریخ کا دن ہے، لہٰذا انسان کو چاہیے کہ وہ اس مسئلہ کو اچھی طرح سمجھ لے تاکہ غلطی نہ کرے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ452

محدث فتویٰ